Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 26, 2025

The Importance of Gaza in Palestine: An Analysis of Historical, Religious, Political, and Humanitarian Aspects

فلسطین میں غزہ کی اہمیت: تاریخی، مذہبی، سیاسی اور انسانی پہلوؤں کا تجزیہ

Dr. Saeeda Bano
Assistant Professor,
Department of Arabic, GCWUF
Email: saeedabano@gcwuf.edu.pk

Atiqa Yousaf
M.Phil. Scholars,
Department of Islamic Studies, GCWUF
Email: atiqayousaf223@gmail.com

Abstract:

Gaza, a small but strategically located city in the Middle East, has been a focal point of conflict and humanitarian crises for decades. This analysis explores the multifaceted importance of Gaza, examining its historical significance as a hub of trade and culture, its religious importance in Islamic and Jewish traditions, and its political role in the Israeli-Palestinian conflict. The cities ongoing struggle, including poverty, unemployment, and shortages of basic necessities, have led to a severe humanitarian crisis. By examining these various aspects, this analysis aims to provide a nuanced understanding of Gaza's complexities and its significance in the broader context of the Middle East.

Keywords: Gaza, Palestine, Israeli-Palestinian conflict, historical significance, religious significance, political significance, humanitarian crisis, Middle East.

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 26, 2025

تعارف (Introduction)

فلسطین کا خطہ صدیوں سے تہذیبی، مذہبی اور سیاسی کشمکش کا مرکز رہا ہے، اور غزہ کی پٹی اس خطے کا نہایت حساس اور اہم حصہ ہے۔ غزہ نہ صرف جغرافیائی طور پر اسرائیل اور مصر کے درمیان واقع ہے بلکہ یہ ایک ایسی سرزمین ہے جس پر صدیوں سے قبضے، مزاحمت اور قربانیوں کی تاریخ ثبت ہے۔ جدید دور میں غزہ فلسطینیوں کی جدوجہدِ آزادی، اسلامی تشخص، اور انسانی حقوق کی پامالی کا زندہ استعارہ بن چکا ہے۔[1]

غزہ کی اہمیت کو صرف سیاسی یا جغرافیائی زاویے سے دیکھنا ناکافی ہے، کیونکہ اس کی معنویت ایک جامع تناظر میں سمجھی جاسکتی ہے۔ یہ علاقہ مسلمانوں کے لیے ایک مذہبی مقام کی حیثیت بھی رکھتا ہے کیونکہ یہاں ابتدائی اسلامی فتوحات ہوئیں اور صحابہ کرامؓ کی قبریں موجود ہیں۔[2] اس کے علاوہ، غزہ جدید دور میں فلسطینی مزاحمت کی علامت کے طور پر ابھرا ہے، جہاں ہزاروں شہریوں نے آزادی کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔[3]

یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ دنیا بھر میں غزہ کی صورتحال کو مختلف زاویوں سے دیکھا جاتا ہے—— کبھی ایک دہشت گردانہ مرکز کے طور پر، تو کبھی ایک مظلوم انسانی بستی کے طور پر۔ اس آرٹیکل میں ہم غزہ کے تاریخی، مذہبی، سیاسی، جغرافیائی اور انسانی پہلوؤں کا گہرائی سے تجزیہ کریں گے تاکہ ایک متوازن اور علمی تصویر پیش کی جاسکے۔[4]

علمی جائزہ(Literature Review)

علمی جائزے کا مقصد یہ جانچنا ہوتا ہے کہ غزہ کے موضوع پر ماضی میں کن کن حوالوں سے تحقیق کی گئی ہے، کس نقطۂ نظر سے اس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، اور موجودہ مطالعہ ان سابقہ تحقیقات میں کیا نیا اضافہ کرے گا۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

اسلامی مصادر:

قرآنِ مجید میں "ارض مبارکہ" (سورہ بنی اسرائیل: 1، سورہ الانبیاء: 71) کی اصطلاح میں وہ زمین شامل ہے جس میں فلسطین اور غزہ کا خطہ بھی آتا ہے۔

احادیثِ نبوی ﷺ میں شام کی سرزمین (جس میں تاریخی طور پر غزہ شامل ہے) کو برکت، علم، اور جہاد کی سرزمین کہا گیا ہے (ترمذی، مسند احمد)۔

جدید عربی و اردو کتب:

ڈاکٹر یوسف القرضاوی، شیخ راغب السرجانی اور دیگر معاصر علما نے اپنی کتب میں غزہ کی مزاحمت کو "فلسطینی روح" سے تعبیر کیا ہے۔ اردو زبان میں مولانا مودودیؒ، ڈاکٹر اسرار احمدؒ اور مفتی تقی عثمانی مدظلہ نے فلسطین و غزہ کے مسئلے کو عالمِ اسلام کی اجتماعی ذمہ داری قرار دیا ہے۔

بین الاقوامی رپورٹس:

اقوام متحدہ (UN OCHA) کی رپورٹس میں غزہ کو ایک "living hell" قرار دیا گیا ہے۔

ہیومن رائٹس واچ (HRW) اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹس میں اسرائیلی حملوں کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔

UNICEF کی 2024 کی رپورٹ کے مطابق غزہ کے 70% بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

مقالات و تحقیقی جرائد:

متعدد جرائد میں غزہ کو ایک "colonial resistance model" کے طور پر پیش کیا گیا ہے، مثلاً Middle East Journal،

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

Al Jazeera Research Centre۔ اسلامی یونیورسٹی آف غزہ اور جامعہ زیتونہ کے اسکالرز کی جانب سے غزہ کی سماجی و دینی حیثیت پر بھی مقالے شائع ہو چکے ہیں۔

فلسطین، بالخصوص غزہ کی پٹی، پر مختلف محققین، مورخین، اور تجزیہ نگاروں نے مختلف زاویوں سے تحقیق کی ہے۔ علمی دنیا میں غزہ کا مطالعہ تاریخ، مذہب، سیاست، اور انسانی حقوق کے شعبوں میں نمایاں طور پر کیا گیا ہے۔ اس باب میں ہم ان نمایاں علمی کاوشوں کا جائزہ پیش کریں گے جو غزہ کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔

ڈاکٹر رشید الخالدی نے فلسطینی شناخت کے ارتقاء پر اپنی مشہور کتاب **Palestinian Identity** میں واضح کیا ہے کہ غزہ کی پٹی قومی شعور کے احیاء میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ان کے مطابق غزہ صرف ایک جغرافیائی حدود نہیں بلکہ ایک جذباتی اور علامتی اہمیت رکھتا ہے جو فلسطینی قوم کی مزاحمت کی علامت بن چکا ہے۔[5]

ادوارد سعید، جنہیں فلسطینی مسئلہ کا عالمی سطح پر ایک توانا مؤقف رکھنے والا مفکر مانا جاتا ہے، اپنی کتاب **The End of the Peace Process** میں غزہ کی سیاسی حیثیت کو فلسطینی ریاستی خود مختاری کے تناظر میں بیان کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اسرائیلی پالیسی اور بین الاقوامی خاموشی نے غزہ کو کھلی جیل میں تبدیل کر دیا ہے۔[6]

غزہ میں انسانی پہلوؤں پر تحقیق کرنے والے ڈاکٹر عزالدین ابوالعیش، جن کا پورا خاندان اسرائیلی حملوں میں شہید ہوا، اپنی سوانح عمری I Shall Not Hate میں غزہ کے انسانی بحران اور امن کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ ان کی تحریر ایک ذاتی تجربے پر مبنی ہے مگر عالمی سطح پر بہت مؤثر سمجھی جاتی ہے۔[7]

اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی تنظیمیں، اور مشرق وسطیٰ کے امور پر تحقیق کرنے والے متعدد ادارے، جیسے **Human Rights Watch**[8]

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

اور [9] **Amnesty International**، نے غزہ میں اسرائیلی محاصرے، حملوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر تفصیلی رپورٹس شائع کی ہیں۔ان رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح صحت، تعلیم، پینے کے پانی، اور روزگار جیسے بنیادی انسانی حقوق غزہ میں شدید متاثر ہو چکے ہیں مجموعی طور پر یہ علمی ذخیرہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ غزہ کی اہمیت محض فلسطینی تناظر تک محدود نہیں، بلکہ یہ عالمی انسانی ضمیر کا امتحان بن چکی ہے۔

تاریخی اہمیت(Historical Significance)

غزہ کی تاریخی اہمیت صدیوں پر محیط ہے، جو اسے فلسطین کے دیگر علاقوں سے ممتاز بناتی ہے۔ یہ شہر قدیم زمانے سے ایک اہم تجارتی، عسکری، اور تہذیبی مرکز رہا ہے۔غزہ کے آثار قدیمہ اور تاریخی کتب اس کے ماضی کی گہرائیوں میں جھانکنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

غزہ کا شمار قدیم ترین شہروں میں ہوتا ہے، جہاں مصری، کنعانی، فلستی، رومی، بازنطینی، اور اسلامی سلطنتوں کا تسلط رہا ہے۔اسلامی مؤرخ طبری کے مطابق، غزہ وہی علاقہ ہے جہاں حضرت ہاشم بن عبد مناف (نبی اکرم ﷺ کے پردادا) کا انتقال ہوا، اور ان کی قبر آج بھی "مسجد حضرت ہاشم" میں موجود ہے، جو غزہ کے تاریخی اسلامی ورثے کی علامت ہے۔[10]

اسلامی فتوحات کے دوران غزہ کا علاقہ حضرت عمرو بن العاصؓ کے زیر قیادت فتح ہوا، اور بعد ازاں خلافتِ راشدہ میں شامل ہوا۔اس شہر نے مختلف ادوار میں اسلامی تہذیب اور علم کا مرکز ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔[11]

سلطنت عثمانیہ کے دور میں غزہ ایک اہم انتظامی مرکز رہا، جہاں سے پورے جنوبی فلسطین کو کنٹرول کیا جاتا تھا۔ یہاں مساجد، مدرسے، اور بازار اسلامی تمدن کے نمایاں آثار بن کر ابھرے۔[12]

برطانوی استعمار کے بعد 1948ء کی عرب-اسرائیل جنگ نے غزہ کو ایک الگ حیثیت دے دی۔ مصر کے زیر انتظام رہتے ہوئے یہاں فلسطینی مہاجرین کی بڑی تعداد نے پناہ لی۔ 1967ء کی جنگ کے بعد اسرائیل نے غزہ پر قبضہ کیا، اور اس کے بعد سے یہ علاقہ مسلسل تنازع کا مرکز بنا رہا

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

ہے۔[13]

2005ء میں اسرائیل نے غزہ سے اپنی فوج اور آبادکار نکال لیے، لیکن عملی طور پر اس کی ناکہ بندی جاری رکھی، جس نے غزہ کی تاریخ میں ایک نیا باب کھولا—یعنی محاصرے، مزاحمت اور بحران کا دور۔[14]

مذہبی اہمیت (Religious Importance)

غزہ کی مذہبی اہمیت نہ صرف فلسطینی مسلمانوں کے لیے، بلکہ پورے عالمِ اسلام کے لیے گہرے روحانی اور تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔ یہ علاقہ ان چند مقامات میں شامل ہے جہاں اسلامی تاریخ کے اہم واقعات اور شخصیات سے نسبت پائی جاتی ہے۔

سب سے پہلے، غزہ وہ شہر ہے جہاں نبی کریم ﷺ کے پردادا حضرت ہاشم بن عبد مناف کا انتقال ہوا۔ ان کی قبر غزہ کی مشہور مسجد "مسجد ہاشم" میں واقع ہے، جسے اہلِ اسلام ایک متبرک مقام سمجھتے ہیں۔[15]

اسلامی تاریخ کے ابتدائی دور میں غزہ کا علاقہ فتوحاتِ شام کے دوران فتح ہوا، اور یہاں صحابہ کرامؓ کی موجودگی کی تاریخی شہادتیں ملتی ہیں۔ بعض روایات کے مطابق حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، اور حضرت شداد بن اوسؓ جیسے صحابہ نے اس خطے میں قیام فرمایا۔[16]

غزہ کی اہمیت اس لیے بھی نمایاں ہے کہ یہاں اسلام دشمن قوتوں کے خلاف مزاحمت کو دینی فریضے کے طور پر اپنایا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں مظلوموں کی مدد اور ظالموں کے خلاف قیام کی تاکید کی گئی ہے:

"وما لكم لا تقاتلون في سبيل الله والمستضعفين من الرجال والنساء والولدان"

"اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر جنگ نہیں کرتے؟"[17]

یہ آیت غزہ جیسے علاقوں کی مدد کے لیے ایک شرعی جواز بھی فراہم کرتی ہے۔ مزید یہ کہ فلسطین بالعموم اور غزہ بالخصوص بیت المقدس کی حفاظت کے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

لیے ایک دفاعی قلعہ کی حیثیت رکھتا ہے، جس کا ذکر متعدد احادیث میں آیا ہے۔

حضرت ابوامامہ الباہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الحْقِّ، يُقَاتِلُونَ عَلَى أَبْوَابِ دِمَشْقَ وَحَوَالَيْهِ وَعَلَى أَبْوَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَحَوَالَيْهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ..."

"میری امت کا ایک گروہ حق کے لیے دمشق اور اس کے اطراف میں لڑتا رہے گا، اور یروشلم کے دروازوں اور اس کے اطراف میں لڑتا رہے گا، جو لوگ ان کو چھوڑ دیں گے وہ انھیں نقصان نہیں پہنچائیں گے..."[18]

اس حدیث کو بعض علماء نے فلسطین کے شمالی اور جنوبی محاذوں کی بشارت کے طور پر بیان کیا ہے، جن میں غزہ سر فہرست ہے۔

مزید یہ کہ موجودہ دور میں غزہ کے شہریوں کی استقامت کو بعض علماء جہاد فی سبیل اللہ اور صبر علی البلاء کے ضمن میں بیان کرتے ہیں، جو قرآن و سنت کے بنیادی اصولوں میں سے ہیں:

"إن الله مع الصابرين"

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"[19]

علمی اور دینی مراکز:

غزہ کی مسجد عمری (جامع عمری کبیر) کا شمار قدیم ترین مساجد میں ہوتا ہے، جو عباسی دور میں قائم کی گئی۔

اسلامی تعلیمات کی اشاعت میں غزہ کے مدرسوں نے اہم کردار ادا کیا ہے، خاص طور پر موجودہ اسلامی یونیورسٹی آف غزہ۔

سیاسی و جغرافیائی حیثیت (Geopolitical and Strategic Role)

غزہ کی سیاسی و جغرافیائی اہمیت مشرقِ وسطیٰ کے تنازعے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ علاقہ اسرائیل، مصر، اور بحیرہ روم کے درمیان واقع ہونے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

کے باعث نہ صرف عسکری و تزویراتی لحاظ سے اہم ہے بلکہ خطے کی خارجہ پالیسی، مزاحمتی تحریکوں، اور بین الاقوامی تعلقات پر بھی براہِ راست اثر انداز ہوتا ہے۔

غزہ کی پٹی تقریباً 365 مربع کلومیٹر پر محیط ہے، اور اس کی سرحدیں اسرائیل (شمال و مشرق)، مصر (جنوب مغرب) اور بحیرہ روم (مغرب) سے ملتی ہیں۔ اس محدود رقبے میں تقریباً 2.3 ملین فلسطینی آباد ہیں، جو دنیا کے گنجان آباد ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے[20].

سیاسی لحاظ سے، 2006ء کے انتخابات میں فلسطینی مزاحمتی تحریک "حماس" کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اسرائیل نے غزہ پر مکمل محاصرہ کر دیا۔ اس محاصرے نے غزہ کو "کھلی جیل" میں تبدیل کر دیا، جسے اقوامِ متحدہ اور دیگر عالمی اداروں نے "انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی" قرار دیا ہے۔[21]

جغرافیائی لحاظ سے، غزہ فلسطین کے جنوبی سرے پر واقع ایک تزویراتی مقام ہے۔ اسرائیل کے لیے یہ خطرہ تصور کیا جاتا ہے کیونکہ یہاں سے مزاحمتی کارروائیوں کا خدشہ موجود رہتا ہے۔ اسی سبب سے اسرائیل نے غزہ کی حدود پر سخت نگرانی اور دفاعی نظام قائم کر رکھا ہے، جس میں دیواریں، چیک پوسٹس، اور ڈرونز شامل ہیں۔[22]

غزہ کی جغرافیائی پوزیشن نے اسے عرب دنیا اور عالمی طاقتوں کے لیے ایک "پریشر پوائنٹ" بنا دیا ہے۔ مصر، اسرائیل، امریکہ، ترکی، اور ایران جیسے ممالک یہاں اپنے سیاسی اثر و رسوخ قائم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایران، مثلاً، غزہ میں حماس اور اسلامی جہاد کو اپنی حمایت فراہم کرتا ہے، جس کے باعث اسرائیل اسے "proxy conflict zone" کے طور پر دیکھتا ہے۔[23]

مزید برآں، غزہ کی سمندری سرحد اور اس سے منسلک قدرتی وسائل، جیسے گیس کے ذخائر، بھی بین الاقوامی توجہ کا مرکز ہیں۔ اسرائیل نے ان وسائل پر قبضہ جما رکھا ہے، جبکہ فلسطینیوں کو ان تک رسائی حاصل نہیں، جو کہ عالمی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔[24]

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

انسانی ومعاشرتی پہلو(Humanitarian Crisis and Social Conditions)

غزہ پٹی اس وقت دنیا کے ان علاقوں میں شامل ہے جہاں انسانی بحران نہایت شدت اختیار کر چکا ہے۔ اسرائیلی محاصرے، جنگی حملوں، بنیادی سہولیات کی قلت، اور معاشی ناکہ بندی نے اس خطے کو ایک تباہ حال انسانی بحران میں مبتلا کر دیا ہے۔

صحت و تعلیم کے مسائل:

غزہ میں صحت کا نظام مکمل طور پر بحران کا شکار ہے۔ اقوامِ متحدہ کی رپورٹ کے مطابق، صرف 35 فیصد دوائیں دستیاب ہوتی ہیں، جبکہ جدید طبّی سہولیات کی شدید قلت ہے۔ COVID-19 اور دیگر وبائی امراض کے دوران یہ بحران مزید گہرا ہو گیا۔[25]

اسی طرح تعلیم کا نظام بھی متاثر ہے۔ اقوام متحدہ کی ریلیف ایجنسی UNRWA کے مطابق، اسکولوں کی عمارتیں بمباری سے تباہ ہو چکی ہیں، اور طلبہ ذہنی دباؤ، خوف، اور غیر یقینی صورتحال کا شکار ہیں۔[26]

معاشی صورتحال:

اسرائیلی ناکہ بندی اور مسلسل جنگی حالات نے غزہ کی معیشت کو تباہ کر دیا ہے۔ ورلڈ بینک کے مطابق، غزہ میں بے روزگاری کی شرح 45 فیصد سے زائد ہے، جبکہ نوجوانوں میں یہ شرح 60 فیصد سے بھی بڑھ چکی ہے۔ 80 فیصد آبادی بین الاقوامی امداد پر انحصار کرتی ہے۔[27]

خوراک و پانی کی قلت:

غزہ میں خوراک کا حصول ایک چیلنج ہے۔[28] WFP (World Food Program) کے مطابق، 64 فیصد آبادی غذائی قلت کا شکار ہے۔ پینے کے پانی کا مسئلہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ 97 فیصد پانی پینے کے قابل نہیں۔[29]

OPEN ACCESS
CC BY

نفسیاتی وسماجی اثرات:

جنگ، بمباری، اور مسلسل محاصرے کی وجہ سے غزہ کے بچے اور خواتین نفسیاتی مسائل کا شکار ہو چکے ہیں۔PTSD، ڈپریشن، اور anxiety عام ہو چکے ہیں۔ متعدد تحقیقی رپورٹس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ غزہ کے بچوں کا بچپن جنگ کے سائے میں گزر رہا ہے۔[30]

پناہ گزینوں کا مسئلہ:

غزہ میں 70 فیصد سے زائد افراد فلسطینی مہاجرین کی اولاد ہیں جو 1948 اور 1967 میں اپنے علاقوں سے نکالے گئے۔ ان کے لیے مستقل قیام، شناخت، اور انسانی حقوق کا حصول اب تک معطل ہے۔[31]

مزاحمت کی علامت کے طور پر غزہ (Gaza as a Symbol of Resistance)

غزہ کو آج دنیا بھر میں فلسطینی مزاحمت کی علامت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یہ علاقہ نہ صرف جغرافیائی طور پر محدود ہے، بلکہ سیاسی، اقتصادی اور عسکری محاصرے کے باوجود بھی اس نے اپنی شناخت ایک مزاحمتی قلعے کی حیثیت سے منوائی ہے۔

تاریخی پس منظر:

1948ء کے بعد جب فلسطینیوں کو ان کے گھروں سے نکالا گیا تو غزہ نے لاکھوں مہاجرین کو پناہ دی۔ کے بعد جب اسرائیل نے غزہ پر قبضہ کیا تو مزاحمت نے باقاعدہ عسکری شکل اختیار کی۔ ان مہاجرین نے غزہ میں نہ صرف زندگی کا نیا آغاز کیا بلکہ آزادی کی تحریکوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔[32]

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

حماس اور مزاحمتی تحریکیں:

1987 میں قائم ہونے والی حماس نے غزہ میں مذہبی و مزاحمتی جدوجہد کو ایک نئی جہت دی۔ اسرائیل کے خلاف غزہ سے راکٹ حملے، سرنگیں، اور نوجوانوں کی قربانیاں مزاحمت کی مثال بن چکی ہیں۔

2006ء میں حماس کے انتخابات میں کامیابی کے بعد غزہ نے اسرائیلی تسلط کے خلاف عسکری اور نظریاتی مزاحمت کا مرکز بننا شروع کیا۔ حماس، اسلامی جہاد، اور دیگر فلسطینی گروہوں نے "مقاومت" (resistance) کو اپنا بنیادی ہدف قرار دیا۔ ان کی کارروائیاں اسرائیلی جارحیت کے جواب میں کی جاتی ہیں اور انہیں فلسطینی عوام کی حمایت حاصل ہے۔[33]

اسلامی تصورِ مزاحمت:

قرآن مجید میں مظلوموں کی حمایت اور ظالموں کے خلاف جدوجہد کو ایک دینی فریضہ قرار دیا گیا ہے:

"وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ"

"اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان مظلوموں کی مدد کے لیے جنگ نہیں کرتے؟"[34]

یہی آیت غزہ کی مزاحمت کو اسلامی تناظر میں ایک شرعی جدوجہد کے طور پر پیش کرتی ہے۔

عالمی سطح پر مزاحمت کی علامت:

غزہ میں مزاحمت صرف عسکری نہیں بلکہ ثقافتی اور سماجی میدانوں میں بھی نمایاں ہے۔ بچوں کی تصویریں، شاعری، گرافک آرٹ، اور بین الاقوامی مظاہروں میں غزہ ایک علامت بن چکا ہے ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کی علامت۔[35]

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

شہادت وقربانی کا جذبہ:

غزہ کے عوام کی قربانیاں، خاص طور پر خواتین، بچے اور نوجوان، ایک زندہ مثال بن چکے ہیں کہ کس طرح ایک محصور قوم بھی عزت، غیرت، اور نظریے کے ساتھ زندہ رہ سکتی ہے۔ ہر اسرائیلی حملے کے بعد نہ صرف زخمی جسم اُٹھتے ہیں بلکہ حوصلے اور بلند ہو جاتے ہیں۔[36]

ثقافتی مزاحمت:

فلسطینی شاعر محمود درویش اور غزہ کے مصوروں نے مصائب کو آرٹ اور شاعری میں بدل دیا۔ بچوں کی تصویریں، دیواروں پر نقش مزاحمتی نعرے، اور گلیوں میں شہداء کے نام ثقافتی مزاحمت کی علامت ہیں۔

خواتین کا کردار:

غزہ کی خواتین مزاحمت کا ستون ہیں—چاہے وہ زخمی بچوں کی تیمار دار ہوں یا شہداء کی مائیں۔ "ام نضال فرحان" جیسی شخصیات غزہ کی مزاحمتی تاریخ کا حصہ ہیں۔

حالیہ مزاحمتی مثالیں:

2021ء اور 2023ء میں اسرائیل کے خلاف "سیف القدس" جیسے آپریشنز کے دوران غزہ نے عالمی سطح پر فلسطینی مزاحمت کو پھر سے توجہ کا مرکز بنایا۔ اس دوران حماس نے تل ابیب تک راکٹ داغے، جس نے اسرائیل کو یہ پیغام دیا کہ غزہ خاموش نہیں۔[37]

عالمی برادری کا کردار (Role of the International Community)

غزہ میں جاری انسانی بحران، سیاسی تنازع، اور اسرائیلی جارحیت کے تناظر میں عالمی برادری کا کردار نہایت اہم مگر متنازع رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ، یورپی

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 26, 2025

یونین، مسلم ممالک، اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں اس مسئلے میں مختلف سطحوں پر ردِ عمل دے چکی ہیں، لیکن مجموعی طور پر فلسطینی عوام کی حمایت میں عملی اقدامات کی کمی دیکھی گئی ہے۔

اقوامِ متحدہ (UN) کا کردار:

اقوامِ متحدہ نے غزہ میں اسرائیلی حملوں، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، اور محاصرے پر متعدد بار قراردادیں منظور کی ہیں، لیکن ان پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ 2009ء میں UNHRC کی رپورٹ، جسے "Goldstone Report" کہا جاتا ہے، نے اسرائیل اور حماس دونوں پر جنگی جرائم کا الزام لگایا، مگر اسرائیل نے اسے مسترد کر دیا۔[38]

سلامتی کونسل میں ویٹو پالیٹکس:

امریکہ نے اسرائیل کے خلاف آنے والی بیشتر قراردادوں کو ویٹو کیا، جس سے اسرائیل کو کھلی چھوٹ ملتی رہی۔ 2018 اور 2021 میں غزہ پر اسرائیلی بمباری کے بعد بھی سلامتی کونسل کوئی متفقہ لائحہ عمل اختیار نہ کر سکی۔[39]

یورپی یونین اور مغربی دنیا:

یورپی یونین نے غزہ میں انسانی امداد ضرور فراہم کی ہے، لیکن اسرائیل پر کوئی واضح دباؤ نہیں ڈالا گیا۔ اکثر مغربی ممالک اسرائیل کے "حقِ دفاع" کو جواز بنا کر اس کی پالیسیوں کو سپورٹ کرتے رہے ہیں۔[40]

اسلامی ممالک کا کردار:

اسلامی تعاون تنظیم (OIC) اور عرب لیگ نے غزہ کے حوالے سے زبانی مذمت تو کی ہے، لیکن ان کے بیانات عموماً رسمی حد تک محدود رہے ہیں۔ صرف ترکی، ایران، اور قطر جیسے چند ممالک نے غزہ کو مالی امداد اور سیاسی حمایت فراہم کی۔[41]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 26, 2025

عالمی انسانی حقوق کی تنظیمیں:

ایمنسٹی انٹرنیشنل، ہیومن رائٹس واچ، اور ریڈ کراس جیسی تنظیموں نے غزہ میں اسرائیلی جارحیت کو انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا۔[42] خاص طور پر بچوں، اسپتالوں اور میڈیا دفاتر پر بمباری کو جنگی جرائم قرار دیا گیا۔[43]

عوامی رد عمل:

عالمی سطح پر عوام نے غزہ کے حق میں مظاہرے کیے، خاص طور پر یورپ، امریکہ، جنوبی افریقہ، اور ملائشیا جیسے ممالک میں۔ سوشل میڈیا نے فلسطینیوں کی آواز کو عالمی سطح پر پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔[44]

بحث و تجزیہ (Discussion and Analysis)

غزہ کی صورتحال محض ایک جغرافیائی تنازع نہیں بلکہ ایک ہمہ جہتی انسانی، مذہبی، سیاسی اور تاریخی مسئلہ ہے۔ اس باب میں ہم سابقہ ابواب کی روشنی میں اس کی گہرائی سے تجزیاتی جانچ کریں گے، تاکہ مسئلۂ غزہ کے مختلف پہلوؤں کو مربوط انداز میں سمجھا جا سکے۔

تاریخی ورثے اور تسلسل کی کشمکش

غزہ فلسطین کے قدیم ترین شہروں میں سے ہے اور اس کی تاریخی حیثیت اس کے حالیہ بحران کو ایک گہرے تناظر میں رکھتی ہے۔ 1948ء کے بعد اسرائیلی ریاست کے قیام کے نتیجے میں غزہ ایک مہاجر بستی بن گیا، اور اس وقت سے اب تک وہاں بسنے والے فلسطینی مسلسل ظلم و جبر کا شکار ہیں۔ یہ تسلسل نہ صرف سیاسی قبضے کا ہے بلکہ ایک تاریخی میراث کو مٹانے کی کوشش کا بھی۔[45]

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

مذہبی مقام اور اسلامی مزاحمت

غزہ کی اسلامی اہمیت صرف فلسطین کے اندر نہیں بلکہ عالمِ اسلام میں بھی ہے۔ یہاں کے عوام قرآن و سنت کی روشنی میں اپنے دفاع کو "جہاد فی سبیل اللہ" سمجھتے ہیں۔ یہ فکری مزاحمت انبیائے کرام علیہم السلام کی سرزمین سے جڑی ہے، جو اسے روحانی طاقت عطا کرتی ہے۔[46]

سیاسی و جغرافیائی محاصرہ اور عالمی مجرمانہ خاموشی

غزہ دنیا کی سب سے بڑی "اوپن ایئر جیل" بن چکا ہے، جہاں اسرائیلی ناکہ بندی اور سیاسی تنہائی نے لاکھوں افراد کو محصور کر رکھا ہے۔[47] مغربی طاقتیں، بالخصوص امریکہ، اسرائیلی اقدامات کی حمایت کرتی ہیں، جبکہ اقوام متحدہ کے فیصلے ویٹو کی سیاست کی نذر ہو جاتے ہیں۔[48]

انسانی بحران اور اخلاقی بحران

غزہ میں جاری انسانی بحران صرف مقامی نہیں، بلکہ عالمی ضمیر کا بحران ہے۔ صحت، تعلیم، خوراک، اور صاف پانی جیسی بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی،[49] اور بچوں کی شہادت،[50] عالمی برادری کے لیے ایک اخلاقی سوالیہ نشان ہے۔[51]

غزہ: ایک مزاحمتی نظریے کا نام

غزہ اب ایک جغرافیہ نہیں، ایک نظریہ بن چکا ہے۔ یہ نظریہ بتاتا ہے کہ ظلم کے خلاف مزاحمت ممکن ہے، خواہ حالات کتنے ہی ناسازگار ہوں۔ بچوں، خواتین، اور عام شہریوں کی استقامت نے غزہ کو فلسطینی آزادی کی علامت بنا دیا ہے۔[52]

بین الاقوامی قوانین کی ناکامی

بین الاقوامی قانون، اقوام متحدہ کا چارٹر، جنیوا کنونشنز سبھی غزہ کے معاملے میں بے اثر نظر آتے ہیں۔ جنگی جرائم کی نشاندہی کے باوجود اسرائیل کے خلاف کوئی عملی اقدام نہیں کیا گیا۔[53]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 26, 2025

نتیجہ(Conclusion)

فلسطین میں غزہ کی اہمیت محض ایک جغرافیائی مقام تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک زندہ، جاوید اور ہمہ جہت علامت ہے—تاریخ، مذہب، سیاست، مزاحمت اور انسانیت کے تمام پہلو اس میں یکتا ہو کر ابھرے ہیں۔ اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ غزہ نہ صرف فلسطینی شناخت اور خود مختاری کا مرکز ہے بلکہ وہ مقام بھی ہے جہاں ظلم کے خلاف استقامت، قربانی، اور حریت کی روح پوری آب و تاب سے روشن ہے۔ غزہ کی تاریخ اس کی موجودہ جدوجہد سے جدا نہیں کی جاسکتی۔ تاریخ کے ہر دور میں اس نے استعماری قوتوں کے خلاف مزاحمت کی، چاہے وہ صلیبی ہوں، عثمانی دور ہو، یا جدید صیہونی قبضہ۔ غزہ کی زمین انبیاء علیہم السلام کی سرزمین ہے، اور یہاں کے عوام دینِ اسلام کی روح کے مطابق ظلم کے خلاف کھڑے ہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کی جدوجہد "جہاد فی سبیل اللہ" کے زمرے میں آتی ہے، جو ایک عظیم روحانی فریضہ ہے۔ غزہ کی تزویراتی حیثیت اسے اسرائیلی مفادات کے لیے خطرہ اور فلسطینیوں کے لیے ایک قلعہ بناتی ہے۔ اسرائیلی محاصرہ، مسلسل حملے، اور عالمی بے حسی، اس بات کی علامت ہیں کہ غزہ کو عمداً عالمی سیاسی نقشے سے مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ غزہ میں جاری انسانی بحران نے دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ بچوں کی شہادتیں، اسپتالوں کی تباہی، بنیادی ضروریات کی قلت، اور نفسیاتی اثرات اس بات کے گواہ ہیں کہ یہاں انسانیت دم توڑ رہی ہے، اور دنیا خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ غزہ آج نئی نسل کے لیے آزادی، غیرت اور خودداری کا استعارہ ہے۔ فلسطینی نوجوان تعلیم، ادب، اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اپنی آواز بلند کر رہے ہیں، اور دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

تجاویز(Recommendations)

مسئلہ غزہ کی پیچیدہ نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس تھیسس کی روشنی میں ذیل میں چند اہم تجاویز پیش کی جارہی ہیں، جن پر عمل کر کے غزہ کے بحران میں کمی لائی جاسکتی ہے اور ایک دیرپا حل کی جانب بڑھا جاسکتا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 26, 2025

فلسطینی وحدت اور داخلی مفاہمت کی کوششیں

حماس اور فتح جیسے فلسطینی گروہوں کے درمیان اختلافات اسرائیل کے خلاف مشترکہ مؤقف کو کمزور کرتے ہیں۔ ضروری ہے کہ تمام فلسطینی دھڑے قومی مفاد کو ترجیح دیتے ہوئے سیاسی وحدت اختیار کریں تاکہ دنیا کو ایک متحد فلسطینی آواز سنائی دے۔

اسرائیل پر عالمی دباؤ اور پابندیاں

بین الاقوامی برادری کو چاہیے کہ اسرائیل کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر سنجیدہ اقدام کرے۔ اگر جنوبی افریقہ پر نسلی امتیاز کی بنیاد پر پابندیاں لگ سکتی ہیں، تو اسرائیل پر بھی ایسے دباؤ کی ضرورت ہے تاکہ وہ بین الاقوامی قوانین کی پاسداری کرے۔

اقوام متحدہ کا مؤثر اور غیر جانبدار کردار

اقوام متحدہ کو چاہیے کہ وہ صرف مذمتی بیانات تک محدود نہ رہے بلکہ جنگ بندی، امداد، اور انسانی حقوق کی بحالی کے لیے عملی اقدامات کرے۔ سلامتی کونسل میں ویٹو کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے اصلاحات ناگزیر ہیں۔

اسلامی دنیا کی فعال شرکت

او آئی سی اور مسلم ممالک کو محض بیانات سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ غزہ کی تعمیرِ نو، تعلیم، صحت اور خوراک کے شعبوں میں براہ راست امداد فراہم کی جائے، اور اسرائیل کے ساتھ سفارتی، تجارتی روابط پر نظرثانی کی جائے۔

بین الاقوامی میڈیا اور سوشل میڈیا کا مثبت استعمال

غزہ کے مظالم کو دنیا کے سامنے لانے کے لیے سوشل میڈیا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے۔ نوجوان نسل کو چاہیے کہ وہ فیکٹ چیکنگ، مستند ذرائع، اور بااثر مہمات کے ذریعے عالمی رائے عامہ پر اثرانداز ہوں۔

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 26, 2025

انسانی امداد اور NGOs کی مؤثر کارروائی

بین الاقوامی انسانی تنظیموں کو چاہیے کہ وہ غزہ میں صحت، خوراک، اور تعلیم کے منصوبوں میں اضافہ کریں، اور اسرائیلی رکاوٹوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں تاکہ عوام کو ضروری سہولیات میسر آئیں۔

تعلیمی و فکری سطح پر شعور کی بیداری

جامعات، اسکولوں اور مدارس میں فلسطین اور غزہ کے مسئلے پر مضامین، کانفرنسز اور سیمینارز کا انعقاد کیا جائے تاکہ نئی نسل کو درست تاریخی، مذہبی اور انسانی تناظر سے واقف کیا جا سکے۔

مجموعی سفارش:

غزہ کا مسئلہ صرف فلسطین کا نہیں بلکہ پوری انسانیت کا مسئلہ ہے۔ جب تک عالمی برادری انصاف، اخلاص، اور قانون کی بنیاد پر قدم نہیں اٹھاتی، تب تک غزہ کا المیہ جاری رہے گا۔ مگر اگر دنیا نے سنجیدگی سے کوشش کی، تو غزہ صرف ایک قید خانہ نہیں بلکہ ایک آزاد و خود مختار ریاست کا دروازہ بن سکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] Khalidi, R. (1997). Palestinian Identity: The Construction of Modern National Consciousness. Columbia University Press.
[2] Said, E. W. (2000). The End of the Peace Process: Oslo and After. Vintage Books.
[3] 3. Abuelaish, I. (2011). I Shall Not Hate: A Gaza Doctor's Journey on the Road to Peace and Human Dignity. Bloomsbury Publishing.
[4] 4. El-Khodary, A. (2014). "Gaza: A Microcosm of Palestinian Struggles", Journal of Middle Eastern Studies, Vol. 48, Issue 2.
[5] Khalidi, R. (1997). Palestinian Identity: The Construction of Modern National Consciousness. Columbia University Press.
[6] Said, E. W. (2000). The End of the Peace Process: Oslo and After. Vintage Books.

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published: March 26, 2025

[7] 3. Abuelaish, I. (2011). I Shall Not Hate: A Gaza Doctor's Journey on the Road to Peace and Human Dignity. Bloomsbury Publishing.

[88] 4. Human Rights Watch. (2022). Israel: Gaza Blockade Harms Palestinians.

[9] 5. Amnesty International. (2021). Israel's Apartheid Against Palestinians: Cruel System of Domination and Crime Against Humanity.

[10] الطبری، تاریخ الأمم والملوک، جلد 2، دار الکتب العربیہ، قاہرہ.

[11] ابن خلدون، تاریخ ابن خلدون، جلد 2، دار الفکر، بیروت.

[12] Shaw, Stanford. History of the Ottoman Empire and Modern Turkey, Cambridge University Press, 1976.

[13] Morris, Benny. 1948: A History of the First Arab-Israeli War, Yale University Press, 2008.

[14] Pappé, Ilan. The Ethnic Cleansing of Palestine, Oneworld Publications, 2006.

[15] الطبری، تاریخ الأمم والملوک، جلد 2، دار الکتب العربیہ، قاہرہ.

[16] البلاذری، فتوح البلدان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت.

[17] النساء: 75

[18] مسند احمد بن حنبل، حدیث 23476.

[1919] البقرہ: 153

[20] UNRWA. (2023). Gaza Situation Report.

[2121] UN Human Rights Council. (2009). Goldstone Report on Gaza.

[22] B'Tselem. (2022). Gaza: Information Sheet.

[23] International Crisis Group. (2021). Israel/Palestine Conflict Overview.

[24] Pappé, Ilan. The Modern Middle East, Routledge, 2014.

[25] UN OCHA. (2023). Gaza Humanitarian Overview.

[26] UNRWA. (2022). Education Sector Report.

[27] World Bank. (2023). Gaza Economic Monitor.

[28] WFP. (2023). Gaza Food Security Report.

[29] UNICEF. (2022). Water Crisis in Gaza.

[30] Save the Children. (2022). Child Trauma in Gaza.

[31] UNRWA. (2023). Palestinian Refugee Factsheet.

[32] Khalidi, Rashid. Palestinian Identity: The Construction of Modern National Consciousness, Columbia University Press, 1997.

[33] Milton-Edwards, Beverley. Hamas: The Islamic Resistance Movement, Polity Press, 2013.

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 26, 2025

[34] النساء:75

[35] Erakat, Noura. Justice for Some, Stanford University Press, 2019.
[36] Human Rights Watch. Gaza Conflict Reports, 2021.
[37] Al Jazeera. Gaza Conflict Analysis, 2023.
[38] UN Human Rights Council. (2009). Goldstone Report.
[39] BBC News. (2021). UN Veto on Gaza Resolution.
[40] European Council on Foreign Relations. (2022). Policy Brief on Gaza.
[41] OIC. (2021). Gaza Resolutions.
[42] Amnesty International. (2022). Reports on Gaza.
[4343] Human Rights Watch. (2021). Gaza Conflict Investigations.
[44] The Guardian. (2021). Global Protests for Gaza.
[45] Khalidi, R. (1997). Palestinian Identity.
[46] Milton-Edwards, B. (2013). Hamas: The Islamic Resistance Movement
[47] UN Human Rights Council. (2009). Goldstone Report
[48] BBC News. (2021). UN Veto on Gaza Resolution
[49] WFP. (2023). Gaza Food Security Report
[50] Save the Children. (2022). Child Trauma in Gaza
[51] UNICEF. (2022). Water Crisis in Gaza
[52] Human Rights Watch. (2021). Gaza Conflict Investigations
[53] Amnesty International. (2022). Reports on Gaza

OPEN ACCESS
CC BY